بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصلاح

جلد ۱۸	بابت ماہ جمادی الاخری سنہ ۱۳۳۳ھ	نمبر ۶

ضروری اطلاعات

(۱) الحمد للہ کہ اصلاح جلد ۱۸ کی پہلی ششماہی ختم ہوئی ماہ رجب المرجب سے دوسری ششماہی شروع ہوگی

(۲) جو حضرات ملک سے خرید ار ہین اونکے نام نمبر ۷ ویلیو جائیگا اور نیز اون حضرات کے نام جنکا چندہ اس سال کا نہین وصول ہوا ہے اگر کوئی عذر ہو تو بہ کرم مطلع فرمائین۔

(۳) جو حضرات ماہ رجب سے خرید ار ہونگے اونکو یہ نفع ہوگا کہ تنقید بخاری حصہ رابعہ اس نمبر سے مسلسل ملیگا اور دیگر مضامین جدیدہ جو شروع ہونگے اوسمین اونکو سابق نمبرونکی ضرورت نہوگی۔

(۴) مگر بہتر یہ ہے کہ صرف ایک ششماہی کیلئے عہ کا ویلیو طلب کرین کیونکہ پرچہ لغایت بہت کم رہ گیا ہے۔ بہ حسب تعداد خریداران جدید زیادہ چھپوایا جائیگا۔

(۵) اصلاح و الشمس نے مذہب حق کی جو خدمتین کی ہین وہ قوم کے پیش نظر ہین۔ قوم نے بھی جسقدر ہمت افزائی کی ہے اوسکا کسی طرح شکریہ نہین ادا ہو سکتا اگرچہ بفضل خدا اسے شیعون مین روزانہ۔ ہفتہ وار ماہوار ہر قسم کے پرچے قلیل یا کثیر ہین۔ موجود ہین۔ مگر جو وثوق یا اعتماد اصلاح پر ہے وہ سبکو مسلم ہے۔

(۶) اس بنا پر ہماری آرزو ہے کہ اصلاح و الشمس نہ صرف ہر شیعہ گھر مین رسوخ پائے۔ بلکہ ہر مسلمان کے گھر مین اسکو پہونچنا چاہئے کیونکہ اسوقت اسلامی دنیا مین شیعون کے سوا جتنے مذاہب جاری ہین اونکے دلون مین اضطراب ہے۔ ہر شخص تحقیقات کا جویا ہے۔ راہ حق ڈھونڈھ رہے ہین جو علامات ظہور موفور السرور حضرت مہدی موعود عجل اللہ ظہورہ ہین کہ

لہذا مومنین کو اسکی ضرورت ہے کہ راہ حق دکھانے مین کوشش کرین ۔

(۷) جسکی آسان صورت یہ ہے کہ اصلاح کے ہزار پرچے اہلسنت کیلئے زاید چھپوائے جائین اور اونکو مفت دیکھنے کو دئے جائین شاید کوئی راہ حق دیکھ لے ۔

(۸) اگر قوم بھی اس ضرورت کو محسوس کرتی ہے اور اس تجویز پر آمادہ ہے تو دفتر نصف قیمت اپنے ذمہ لے سکتا ہے یعنی بجائے عہ کے صرف عمر پر ایسے حضرات اہلسنت کو اصلاح دے سکتے ہین جسکا نصف چندہ ہماری قوم دے اور اپنے اہتمام سے ایسے اہلسنت کو پرچہ بھیجا جائے جو اسکو دیکھنا چاہتے ہین مگر پرچہ لینا نہین چاہتے

(۹) اصلاح کی غرض نہ کسی سے مخالفت کرنا ہے نہ کسی کی دل آزاری کرنا وہ نہایت نیک نیتی سے ایسے علمی مضامین کو قوم مین شایع کرنا چاہتا ہے جس سے تحقیق حق مین لوگونکو مدد ملے اور وہ ہر ایسے اعتراض کے جواب پر آمادہ ہے جو مذہب حق پر کیا جاتا ہے

(۱۰) ہماری دلی تمنا تھی اور ہے کہ اصلاح و الشمس ہر شخص کے ہاتھ مین بلا کسی مالی معاوضہ کے پہونچے اور مفت تقسیم ہو مگر افسوس زمانہ ناموافق ہے جس سے ہمکو ہر سال بذریعہ وی پی قیمت وصول کرنی پڑتی اور ہزارون زحمتین اوٹھانی پڑتی ہین مگر اسپر بھی فضل خدا سے سو پرچے مفت دئے جاتے ہین مگر بجائے اہلسنت شیعونکو دیا جاتا ہے اور وہ بھی ایسے شیعونکو جو ایسے صدہا اخبار خرید سکتے ہین مگر اصلاح والشمس کیلئے نادار ہین ۔

غرض چونکہ اصلاح ۴۶ سے تنقید بخاری حصہ چہارم شروع ہوگی جسمین بخاری کے اوس باب سے بحث کیجائیگی جو بالخصوص مناقب خلفائے ثلثہ مین ہے لہذا ضرورت ہے کہ حضرات اہلسنت اس حصہ کو ضرور ملاحظہ فرمائین تاکہ معلوم ہو یہ حدیثین کس پایہ کی ہین اور اگر یہ حدیثین صحیح بھی مان لی جائین تو کیا اس سے کوئی فضیلت ایسی نکل سکتی ہے جس سے وہ خلاف حکم خدا و رسول خلیفہ قرار پائین ۔

اگر مومنین باہمت اسپر آمادہ ہون کہ حضرات اہلسنت کو بکثرت اصلاح کے مطالعہ پر آمادہ کرین تو آسان صورت یہی ہے کہ ہر شخص عہ اپنی طرف سے دفتر اصلاح مین داخل کرے اور ایک سنی کا نام لکھدے جسکے نام پرچہ جاری کیا جائے ۔

اگرچہ اسکا بھی تجربہ ہو چکا ہے کہ بعض حضرات کی تحریک پر اصلاح مفت بلا قیمت حضرات اہلسنت کے نام جاری کیا گیا اور اونھون نے بعد ملاحظہ یا بلا ملاحظہ واپس کیا ۔ مگر وہ زمانہ اور تھا اب اور ہے پہلے

شیعہ کا دیکھنا حرام سمجھا جاتا جتنے محرمات تھے اون سب سے بڑھکر یہ حرام تھا۔ مگر اب فضل خدا سے وہ حالت نہین رہی ایسے اشخاص بھی نظر آنے لگے جو اصلاح کے دیکھنے کیلئے مشتاق رہتے ہین اور بغور دیکھتے اور سنتے ہین اگرچہ تعداد اونکی کم ہے مگر اسکے کسی طرح روادار نہین ہین کہ قیمت دین پس اگر یہ عذر رفع کر دیا جائے تو کیا عجب کہ کچھ لوگ بشوق اصلاح کو ملاحظہ فرمائین۔

معذرت آج چھ ماہ سے اشاعت اصلاح وقت معین پر نہین ہوتی۔ اسلئے یہ نمبر ۶ نہایت اختصار کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے کہ آئندہ سے ٹھیک وقت پر شائع ہو سکے۔

الکلام

یہ ایک ماہوار رسالہ کا نام ہے جسکو دفتر اصلاح آیندہ ماہ رجب سے نہایت آب وتاب اور خاص اہتمام کے ساتھ شائع کریگا۔ سردست تقطیع ۲۲x۲۹ (جو اصلاح کی تقطیع سے بہت بڑی ہے) کے ۴۴ صفحون پر شائع ہوگا۔ اور سالانہ چندہ مع محصولڈاک تین روپیہ رہیگا۔

اس رسالہ کا موضوع خاص مذہب شیعہ کے محاسن عقلیہ ونقلیہ کو اس طرح شائع کرنا کہ کسی دوسرے مذہب کی مذمت بیان کئے بغیر خود اسکے محاسن سے مخالف وموافق نتیجہ پیدا کرلین کہ اس سے بہتر دین پردہ دنیا پر نہین۔ ائمہ طاہرین ع کے علم وحکمت واخلاق اور حالات زندگی کی اس عنوان سے ترویج کرنا جس سے عقل سلیم اعتراف کرے کہ دینی پیشوا ان حضرات سے افضل کجا انکے مثل بھی دنیا مین نہوئے ہین اور نہ ہو سکتے ہین۔ اور علماے شیعہ کی علمی و دینی خدمات اور سوانح عمری کو اس طرز سے بیان کرنا کہ تسلیم کرنا پڑے ایسے علما کا علم اونکو مذہب باطل پر قائم رکھ ہی نہین سکتا۔ ان امور کیلئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ سردست ۱۶ صفحو نپر ہر ماہ متفرق مضامین حالات ائمہ طاہرین وعلماے شیعہ کے ہواکرین جنمین اونکے علم وحکمت تعلیم۔ اخلاق۔ اور سیاست مدن کے واقعات بیان کئے جائین جن مین یورپین تصنیفات سے بھی خاص طور پر مدد لی جائیگی ۸ صفحونپر کتاب مستطاب نہج البلاغہ (مجموعہ خطب وکلام وخطوط وہدایات جناب امیر المومنین) مع ترجمہ بین السطور وشرح برحاشیہ شائع ہو ۸ صفحون مین کتاب احقاق الحق کا اردو ترجمہ رہے جیسی جامع ومکمل اور جس سے بہتر کتاب آجتک مذہب شیعہ کو دین حق ثابت کرنے مین

تصنیف نہین کی گئی۔ اور مضمون پر جناب سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام آقای السید محمد کاظم صاحب طباطبائی دام ظلہ العالی مجتہد نجف اشرف کی نو تصنیف کتاب فقہ العروۃ الوثقیٰ کا اردو ترجمہ شایع ہوا کرے۔ اس کتاب مین مسائل طہارت صلوٰۃ صوم خمس زکوۃ نکاح وغیرہ اس کثرت سے بیان فرمائے ہین کہ کسی دوسری کتاب مین ایک جگہ نہین ملتے اس کتاب کے اردو ترجمہ سے مومنین ہندوستان کی یہ سب سے بڑی ضرورت رفع ہوجائیگی کہ زبان اردو مین کوئی کتاب فقہ کی مفصل نہین موجود ہے اور چونکہ ہندوستان مین جناب سرکار دام ظلہ ہی کے مقلدین نہایت کثرت سے ہین لہذا ان حضرات کو جناب سرکار کے فتاوی کا پورا ذخیرہ حاصل ہوجائیگا۔ سردست یہی انتظام کیا گیا ہے انشاء اللہ جو سو خریدار ہونے پر رسالہ کا حجم بڑھا کر دیگر نہایت مفید مضامین کا اضافہ کیا جائیگا۔ اگر دو سو درخواستین اس ماہ جمادی الاخریٰ مین موصول ہوجائین تو انشاءاللہ ۱۴ رجب المرجب تک پہلا نمبر مومنین کے ہاتھوں تک پہونچ جائے۔

قابل قدر اطلاع

(تحریر جناب نجم العلما مولانا السید نجم الحسن صاحب دامت برکاتہ)

جناب مستطاب حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ فی العالمین مولانا مقتدانا المفتی السید محمد عباس الموسوی الشوشتری اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامہ کی ذات بابرکات سے کون شخص ناواقف ہوگا۔ اسلئے کہ ان جناب کی فیوض علمیہ خطہ ہندوستان کے حدود کو محیط ہوکر عرب و عجم تک پہونچ چکی ہین۔ بڑے بڑے علمائے اعلام جنھون نے علوم و کمالات مین اعلیٰ درجہ حاصل کیا اور ہندوستان کو پورا ہدایت سے منور کردیا وہ جناب ممدوح مغفور کے تلامذہ مین شامل ہونیکا فخر رکھتے ہین اور تصانیف شریفہ کی تعداد آحاد و عشرات سے تجاوز کرکے مآت تک پہونچ گئی ہے۔

سرکار علامہ ممدوح مرحوم سے جو حضرات ارادت و عقیدت رکھتے ہین اور انکے فیوض سے مستفید ہوچکے ہین وہ سب بلکہ تمام مومنین موقنین علامہ مغفور کے خلف ارجمند زبدۃ العلما عمدۃ الفقہا البارع التقی المہذب النقی المفتی المولوی السید محمد علی نضر اللہ بامطار علومہ لبساتین الدین جو کہ ہندوستان مین معقول و منقول کی تحصیل کرکے بغرض تکمیل عتبات عالیات تشریف لیگئے تھے

اور وہان نو دس برس قیام کرکے علماے اعلام و حجج اسلام کے دروس سطحیہ و دروس خارجیہ
مین تحقیق و اتقان کے ساتھ شریک و مستفید ہوکر بحمدہ تعالی درجہ کمال پر فائز ہوے اور حضرات
علماے کرام نے اون کی جلالت قدر اور کمال علمی پر اطمینان حاصل کرکے اور فقہ و اصول کے
کافی استعداد ملاحظہ کرکے اونھین اجازہ ہاے اجتہاد عطا فرمائے آخر ماہ ذی الحجہ ۳۲ھ مین تمثال
ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم عازم وطن ہوکر مع الخیر والبرکہ وارد لکھنؤ ہوے
فالحمد للہ علی ذالک امید ہے کہ اپنے والد علّام کی مثل فیوض علیہ پہونچانے مین اور تعلیم و
ہدایت و ارشاد انام مین مصروف رہین گے اور حضرات مومنین اونکے علوم و کمالات سے مستفید
ہونے مین کوتاہی نکرین گے۔

احقر محمد محسن عفی عنہ

مقدمہ وقف منصبیہ میرٹھ کا اپیل ہائیکورٹ مین

غالباً آپ حضرات کو علم ہوگا کہ وقف منصبیہ میرٹھ جسکی بربادی اور ابتری کی شکایت ہر چہار جانب سے شیعہ
کو پہنچ رہی تھی اور اوسکی اصلاح اور معزولی متولیان کا دعوی عدالت ججی میرٹھ مین دائر ہوا تھا
جسمین خدا کے فضل سے پوری کامیابی حاصل ہوئی اب اونھین متولیان معزول نے عدالت
عالیہ ہائیکورٹ الہ آباد مین اپیل دائر کردیا ہے جسکی پیروی اور جوابدہی کے واسطے حسب
قاعدہ ہائیکورٹ تمام اون کاغذات کی چھپائی کا بار اوس فریق کے ذمہ ہے جو اون کاغذات
سے استدلال کرے۔ یہ ظاہر ہے کہ مسل نہایت ضخیم اور شہادت نہایت طولانی اور دستاویزات
نہایت کثیر ہین اس لحاظ سے جو فیس چھپائی ہمکو ہائیکورٹ مین داخل کرنا ہوگی وہ کسی طرح
مبلغ پانچسو روپیہ سے کم نہین ہے لہذا تمام برادران قومی سے جنکو وقف منصبیہ میرٹھ کا تحفظ
مقصود ہے التماس ہے کہ وہ اس قلیل رقم کے فراہم کرنیکا انتظام فرمائین اور جسقدر رقم چندہ
ممکن ہو جلد سے جلد حقیر کے نام خواہ انریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب وکیل میرٹھ یا سید
ابرار حسین صاحب مختار عدالت میرٹھ کے روانہ فرماکر تمام قوم کو ممنون فرمائین اور داخل ثواب
ہون یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہے کہ جو قلیل میعاد ہائیکورٹ سے داخل فیس چھپوائی مسل عطا
ہوگی اگر دوران میعاد مین فیس داخل نہوئی تو پھر چارہ کار ہاتھ سے جاتا رہیگا جسکی وجہ سے
تعجیل ضروری ہے۔ خادم قوم نواب مرتضی حسین خان انریری سکرٹری وقف کمیٹی آل انڈیا شیعہ کانفرنس

مناظرہ میرپور ملک سندہ

جناب حکیم محمد علی خان صاحب طبیب ریاست پنڈدادنخان سے لکھتے ہین

موضع میرپور ملک سندہ مین بسبب باشندگان تحصیل چکوال عجائب علی شاہ اور شیر شاہ وغیرہ سیدان شیعہ جنکو اوس جگہ مرید ہے ہوئی ہین سنی شیعہ کے مابین اس امر پر مناظرہ قائم ہوا کہ شیعہ فرقہ کا کوئی حافظ قرآن نہین ہے جسپر حافظ احمد صاحب المعروف حافظ کوہاڑا کو جو ملک پنجاب مین مشہور حافظ شیعہ ہین تلاش کرکے ہمراہ ملک قطب الدین صاحب ذیلدار پنڈدادنخان سے روانہ کیا گیا جسپر آج ۹ کو پہونچا ہے کہ ۸ اپریل سنہ ۱۹۱۶ء تاریخ مناظرہ مقرر تھی دو منصف ایک پنڈت کرپا رام صاحب رئیس اور دوسرے سردار جواہر سنگھ صاحب رئیس علاقہ دار مقرر ہوے سنی کی طرف سے مولوی عبد الکریم و مولوی محمد اسحاق صاحب شیعہ کی طرف سے مولوی سید احمد شاہ صاحب راولپنڈی والے اور حافظ احمد صاحب المعروف کوہاڑا پنڈدادنخان والے سیدان مناظرہ مین تشریف لائے۔ حافظ صاحب نے حسب استدعا سنیان پارہ بیس اور دیگر مختلف مواقعات سے آیات پڑھکر سنائین جس سے فریق مخالف نہایت نادم ہوا اور ثالثون نے رائے لگادی کہ شیعہ کامیاب ہو گئے حسب الاقرار دو صد روپیہ بھی دیدو اور مذہب بھی تبدیل کرو یہ تحریری رائے اونکی ہے۔

اصلاح ہم اسکو بارہا لکھ چکے ہین کہ جسوقت کوئی شیعہ مناظر کسی بحث مین کھڑا ہو جائیگا پھر ممکن نہین کہ فتح نہو مگر علمائے شیعہ اسکو کسر شان سمجھتے ہین کہ کسی رذیل سے مقابلہ کرین حالانکہ رسول اللہ اور ائمہ طاہرین نے تو ایسے ایسے اراذل سے مناظرہ کیا ہے جنسے بڑھکر کوئی رذیل نہوگا۔ جناب مولوی حکیم سید احمد شاہ صاحب مناظرہ فادر آباد مین بھی اسی طرح کی کامیابی حاصل کر چکے ہین عجب مرد صالح متقی ہین خدا اونکی ہمت اور توفیق مین برکت عطا فرمائے کہ جہان جاتے ہین کامیاب ہوتے ہین ایدہ اللہ و نصرہ۔

علمائے شیعہ کو نہایت سخت ضرورت ہے کہ وہ ہر جگہ ہر مدرسہ مین صحاح ستہ کے درس کو جاری کرین کہ ہر شیعہ بچہ اونکی احادیث و روایات سے واقف ہو خصوصًا وہ حضرات جو لائق منبر تشریف لیجاتے ہین اونکو تو ایک سرسری نظر کرنا صحاح ستہ پر لازم ہے۔

معرکہ حافظ قرآن دہلی جناب مولوی سلطان رضا صاحب عقیل لکھتے ہین کہ حافظ شمس العارفین سوداگر کی دوکان پر مولوی عبدالرشید صاحب دیناپوری سے جو غالباً اہلحدیث سے ہین اس قسم کا تذکرہ کیا کہ شیعون مین کوئی حافظ نہین ہوتا اسپر حافظ سید نظیر حسین صاحب سونی پتی بلائے گئے اور ایک مجمع کثیر مین آپنے اپنے عقائد شیعہ بیان کرکے قرآن حفظ سنایا جسپر مولوی عبدالرشید صاحب نے بکمال انصاف پسندی حسب ذیل اشتہار شایع کیا جسکی نقل یہ ہے۔

نقول اسناد اہلسنت۔ (۱) جو مولوی صاحب نے حافظ صاحب کو عطا کی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ وازواجہ اما بعد بخدمات جمیع اہل اسلام معروض آنکہ عموماً اہلسنت کا جو خیال ہے کہ شیعہ مذہب صاحبان حافظ قرآن مجید نہین ہوسکتے سو یہ خیالات منجملہ اون خیالات کے ہین جو کہ فریقین مین بباعث تعصب مذہبی کے ہوگئے ہین اللہ پاک اہل اسلام کے اختلافات کو دور فرماکر اتفاق بخشے۔ آمین۔ پس مین نے من اولہ الی آخرہ قرآن مجید جناب حافظ سید نظیر حسین صاحب سونی پتی سے سنا خوب یاد پایا میرے خیال مین ہر حافظ ایسا نہین پڑھ سکتا واللہ اعلم گو بعض علماء کے خیال مین یہ بات غلط ہے کہ شیعہ حافظ نہین ہوتے مگر عموماً وہی خیال ہے جو اوپر مذکور ہوا کتبہ راجی رحمۃ اللہ ربہ المجید المدعو بعبدالرشید سنی المذہب عفا اللہ تعالیٰ عنہ وعن شیوخہ آمین مورخہ ۱۲۔ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ

(۲) عاجز نے بھی کچھ کچھ حصہ قرآن پاک مین سے حافظ صاحب سے سنا اگر یاد پایا فقط خاکسار شمس العارفین عفی اللہ عنہ (۳) گواہ شد محبیب الدین احمد بقلم خود

(۴) نقل اوس سند کی جو مولوی حافظ احمد اللہ صاحب نے حافظ صاحب کو عطا کی ہم سید نظیر حسین صاحب سونی پتی کی خبر مین نے سنا کہ اونکو قرآن شریف حفظ ہے اس بنا پر مین بھی سید صاحب مذکور کی خدمت مین حاضر ہوا چند اشخاص کا مجمع تھا مین نے چند مقامات متفرقہ مین قرآن شریف سید صاحب سے سنا نخل سورہ یونس اور ایک دو رکوع سورہ نحل اور دو ایک رکوع صافات اور سورہ جاثیہ اور سورہ حدید ان سورتون اور رکوعات مین عبور اچھا پایا اور سورتون کے سننے کا مجھے اتفاق نہین ہوا العلم عند اللہ۔ مورخہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ حررہ احمد اللہ عفی عنہ

(۵) حافظ صاحبان جو قرآن مجید حافظ سید نظیر حسین صاحب کے سن رہے تھے انھون نے صاف الفاظ مین کہا کہ حافظ عمدہ قرآن مجید پڑھتے ہین اور بالکل صحیح پڑھتے ہین لہذا عمدہ اور اچھے حافظ قرآن ہین فقط بندہ مہر بخش گارڈ ساکن لاہور

(۶) مین آج موجود تھا اور تحریر مذکورہ بالا کی تصدیق کرتا ہون ۔

عبد العزیز بقلم خود ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ

اقرار و اعلان ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ و ازواجہ ۔ اکثر عوام الناس کا یہ خیال ہے کہ شیعہ مذہب حافظ قرآن مجید نہین ہو سکتے چنانچہ میرا بھی یہی خیال تھا مگر ان دنون اس خیال کے خلاف ثابت ہوا یعنی حافظ سید نظیر حسین صاحب سونی پتی نے اپنے عقائد مذہب شیعہ کے موافق بیان کر کے قرآن مجید من اولہ الی آخرہ میرے روبرو پڑھا واقعی عام حفاظ صاحبان ایسا نہین پڑھتے سارھے پانچ پانچ پارون مین اتفاقیہ ایک دو جگہ تاثر واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب ۔

کتبہ راجی رحمۃ ربہ المجید المدعو العبد الرشید سنی المذہب ۔ مورخہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ

اصلاح ۔ اگر گورنمنٹ انگلیشیہ کی سلطنت سراپا امنیت اس استحکام اور آزادی سے قائم رہی جسکے لیے ہم سب دعا گو ہین تو یقیناً وہ روز سعید جلد آنے والا ہے جس مین حق ظاہر ہو ۔ کیونکہ یہ سارا اثر ان سلطنتون کا ہے جو خلفاے جور کی بدولت قائم ہوے اور حق مختفی ہوتا گیا ۔ ورنہ کون مسلمان دنیا مین ایسا ہو سکتا ہے جسکو حقیت مذہب شیعہ مین شبہہ ہو ۔ مگر یہ ساری خرابیان انھین سلطنتون کی بدولت پیدا ہوئین جس سے خدا نے اب امان دیا ہے ۔

اس معرکہ مین ہمارے دوست مولوی سلطان رضا صاحب عقیل نے نہایت مخلصانہ طور پر کام کیا جس سے یہ کامیابی حاصل ہوئی جزاہ اللہ خیرا ۔

اخبار غم ۔ افسوس کہ والدہ ماجدہ مولوی سلطان رضا صاحب عقیل نے ۱۰ ربیع الثانی بعارضہ بواسیر خونی انتقال کیا نہایت عفیفہ صالحہ پابند صوم و صلوۃ سادات بارہہ سے تھین خدا مرحومہ کے

مدارج کو تعالی کرے مومنین سے التماس دعاے مغفرت و فاتحہ ہے ۔ اہلیہ جناب مولوی یوسف محمد صاحب رئیس حسین گنج نے بھی بتاریخ ۱۰ جمادی الاولی انتقال کیا مرحومہ جناب مولوی نظیر حسین صاحب مغفور مرحوم کی صاحبزادی تھین تقوی و طہارت کی صوم و صلوۃ کی پابند قریب قریب کل ادعیہ یاد تھین ورد زبان تھی عازم سفر کربلاے معلی تھین کہ سفر آخرت پیش آیا مومنین دعاے مغفرت و فاتحہ سے روح کو ثواب پہونچائیے ۔

ترکی اور شیعیانِ ہند

موجودہ جنگ ایسی ہولناک جنگ ہے جسکی نظیر تواریخ دنیا مین نہین ملتی ہے منجملہ فریقین جنگ ایک سلطنت ترکی ہے جسکا سلطان حافظ حرمین ۔ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین مانا جاتا ہے مگر یہ عقیدہ اُن مسلمانون کا ہے جو اہلسنت والجماعت ہین مسلمانون کا دوسرا فرقہ شیعہ ہے جو سلطان ترکی کو صرف بادشاہ جانتا ہے اسی فرقہ کے مذہب مین جہاد بہ غیبت امام حرام ہے اور ہندوستان دار الحرب نہین ہے ترکیون کی سیادت یا حکومت اس گروہ کے واسطے زہر ہلاہل کا اثر رکھتا ہے جو مصائب اس فرقہ نے فرقہ دیگر سے اُٹھائے ہین اور اوٹھا رہا ہے اوسکا ثبوت تواریخ ورسائل واخبارات ومشاہدات سے ہے حال مین خزانہ کربلائے معلی پر بیجا دست اندازی نے شیعیان ہند کے دلون کو ہلا دیا ہے جو ناگوار واقعات شیعون کو پیش آیا کرتے ہین ۔ اُن سے تمام حکام وعمال بخوبی واقف ہین کبھی گروہ شیعہ کو بجز نقصان کے کوئی فائدہ سنی گروہ سے حاصل نہین ہوا سنی گروہ فرقہ شیعہ کو کشتنی وگردن زدنی جانتا ہے۔ ہندوستان مین اسلامی سلطنت دہلی کو شیعون کا وجود ناگوار تھا اور تمام ہندوستان مین (باستثناء گولکنڈہ ۔ ومرشد آباد ۔ واودہ) شیعون کا نام ونشان بھی نہ تھا اور اگر کبھی کوئی ملا تو اُسکا سر قلم کیا گیا ۔ ایسے ظلم کی ایک نظیر حضرت شہید ثالث قاضی نور اللہ شوستری ہین جنکا مزار آگرہ مین ہے ۔ یہ باد مخالف جب ہندوستان سے ہٹی اور انگریزی حکومت کا دور ہوا شیعے آزاد ہوے شیعہ مذہب کھلے ہوے پلیٹ فارم پر آیا تو اس فرقہ نے ترقی کی اور حیرت انگیز ترقی کی کہ اس وقت ایک ثلث کی تعداد سمجھی جاتی ہے پس ظاہر ہے کہ ہندوستان مین شیعون کا نشوونما اور اونکی ترقی وآزادی انگریزی حکومت سے بالکل وابستہ ہے اہل ہنود کی نگاہ مین شیعہ گروہ مسلمان ہونے کا مجرم ہے سنیون کی نظر مین رافضی اور واجب القتل ہے ۔ غرضکہ بغیر امداد وسرپرستی برٹش گورنمنٹ فرقہ شیعہ کے تمام حقوق وفوائد معرض خطر مین ہین ایسے چھوٹے گروہ کو کسی بڑی اور زبردست طاقت کی سرپرستی مین رہنے کی ضرورت ہے اور وہ ایسی طاقت ہو جو نفسانیت اور تعصب سے بری ہو ایسی طاقت

بلاشبہہ حکومت برطانیہ ہی مین اپنے فرقہ شیعہ سے جسمین تابعین ہز ہائنس آغاخان صاحب بھی داخل ہین گذارش کرتا ہون کہ قولاً فعلاً کسی طرح وہ ترکیون کی امداد یا ہمدردی نکرین۔ اس معاملہ مین جسقدر شیعیان ہند غور کرینگے اوسی قدر اونکو زیادہ معلوم ہوگا کہ ترکی سیادت و حکومت مین وہ کسی طرح آزاد نہین رہ سکتے بلکہ انکو اپنی زندگی دوبھر ہو جائیگی سلطنت ایران اگرچہ شیعہ مشہور ہے لیکن اس سے انکو کوئی فائدہ نہین پہونچ سکتا اول تو وہ کمزور ہے اپنے اندرونی معاملات پر قادر نہین ہے دوسرے بابی مذہب دربار اور مجالس تک پہونچ گیا ہے۔ یہ جنگ یقیناً صلح سے ختم ہوگی گو بہ دیر و بہ دقت۔

نصیر احمد رضوی وکیل و میونسپل کمشنر سیتاپور (صوبہ اودھ)

تحقیق النجم درباب تبرا۔ اڈیٹر النجم سے تو آپ خوب واقف ہین جو مین ٹھیکہ دار دین سے بنے ہوئے ہین اب تمہارہ گئے ہین کیونکہ مرزا حیرت کو معرض بحث مین نکلی۔ وہ اڈیٹر اہلحدیث نے بھی لیا الحق سے مناظرہ کرنا رہ حق کھولتا ہے اسلئے اونھون نے بھی سکوت کیا مگر یہ اپنی چال سے باز نہین آتے چنانچہ حال مین جو النجم مورخہ ۲۲ جمادی الاولی کو آیا اوسمین وہ اپنے فرقہ پر ایک احسان عظیم کرتے ہین چنانچہ لکھتے ہین "اہلسنت کے مذہب مین بھی تبرا اپنے معنی لغوی کے اعتبار سے عبادت ہے اور قرآن و احادیث مین تبرا کے لفظ سے یہی معنی لغوی مراد ہین۔ رہے معنی عرفی اسکے تینون نہ دونون کو شیعون نے اپنے مذہب کا اعلی ترین فریضہ قرار دے رکھا ہی اور بلا قید و شرط اسکی اسقدر کثرت کی ہے کہ انکے مذہب کو گالی کا مذہب کہنا سرمو غلط نہین اور اہلسنت نے اسکے بعض افراد کو مطلقاً ناجائز قرار دیا ہے اور بعض افراد کو بوقت ضرورت شرعی و بقدر ضرورت شرعی چند شرائط کے ساتھ جائز کیا ہے مثلاً لا یحیق علی من طالع کتبہم تفضیلی تحفۂ ہم جلد" اب اس سے بڑھکر کیا احسان ہو سکتا ہے کہ اڈیٹر صاحب نے شیعہ و سنی کے اتفاق کی ایک نہایت عمدہ صورت نکالدی کیونکہ ارشاد فرمایا "اہلسنت کے مذہب مین بھی تبرا اپنے معنی لغوی کے اعتبار سے عبادت ہی" جس سے اب حضرات اہلسنت کو کسی قسم کی نزاع نہ رہیگی کیونکہ شیعہ اوسی کام کو کرتے ہین جو مذہب اہلسنت مین عبادت ہی اور شیعہ بھی جو قع بازپرس مین کہینگے کہ ہم معنی لغوی تبرا کرتے ہین جو بتصریح اڈیٹر النجم مذہب اہلسنت مین عبادت ہے

فتاوی شاہ عبدالعزیز دہلوی جلد اول صفحہ ۱۸۲ مین ہے -

جواب سوال خامس آنکہ مروان علیہ اللعنہ را بدگفتن وجہل از وبیزار بودن خصوصا در سلوکے کہ با حضرت امام حسین واہلبیت می نمود وعداوت مستمرہ از آن بزرگوار در دل داشت از لوازم سنت ومحبت اہلبیت است -

جس سے معلوم ہوا کہ بہترین طریق تبرا یہی ہے کہ اوسپر لعنت کرین اور لعنت کرنا مروان پر لوازم سنت ومحبت اہلبیت طاہرین سے ہے پھر کس سنی کو اب اس سے انکار ہوسکتا ہے کہ کسی خلیفہ پر جو دشمن اہلبیت ہو لعنت کرنا جائز ہے کیونکہ مروان خود صحابی ہے جسپر شاہ صاحب نے لعنت کی - اور خلیفہ بھی ہے بلکہ بہت سے خلفا کا باپ اور جب مروان بدسلوکی جناب حسینؑ سے مورد لعن ہوا تو جو لوگ جناب سیدہ وجناب امیرؑ کے ساتھ بدسلوکی کرین وہ کیون نہ مستحق لعن ہونگے -

بہرحال ہم اڈیٹر صاحب النجم کے نہایت شکر گذار ہین کہ اونھون نے چاریاری جھنڈا موقوف کرانے کے بعد یہ پہلا کام کیا ہے جس سے شیعہ وسنی مین اب اتفاق ہوگا کیونکہ شاید اس زمانہ کے سنیونکو تبرا کہنے مین انجمن کا خوف مانع رہا ہوگا - اب اونکو انکی تحقیق سے بھی معلوم ہوجائیگا کہ مذہب اہلسنت مین تبرا عبادت ہے -

دوسرا شکریہ ہم اسپر ادا کرتے ہین کہ اونھون نے کتب اہلسنت کو کتب فضیحہ کا خطاب دیا چنانچہ فرماتے ہین "کما لا یخفی علی من طالع کتبہم الفضیحۃ"

جو نہایت سچا قول ہے اگرچہ ممکن ہے کہ اونھون نے اس لفظ کا اقتباس فاضحہ سے کیا ہو جو سورہ برات کا نام ہے جس سے انکی کتابون کی تعریف کرنی مقصود ہو مگر سردست توان کتابون کی فضیحتی آشکارا ہوئی -

امام باڑہ سید عابد علی صاحب غازیپور کے نسبت ناظرین اخبار کو معلوم ہے کہ امسال ہولی کے موقع پر وہ شبکو جلا دیا گیا یا جل گیا - پولیس نے بھی کچھ زیادہ توجہ نہ کی دوسرے روز ایک پریشان جلسہ کیا گیا جس مین ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر کو تار بھی دیا گیا پانچوین مارچ کو ایک اور جلسہ ہوا جس مین انجمن اسلامیہ سے استدعا کی گئی کہ اس معاملہ مین شرکت کرے جسپر قریب تین سو ممبرونکے دستخط بھی ہوگئے مگر حکیم عبدالغنی صاحب سکرٹری چونکہ ممبری کی جدوجہد مین مشغول تھے کچھ متوجہ ہوے

اور مولوی محمد رفیع اللہ صاحب واپس پریسیڈنٹ کے پاس بھیجدیا اونکی کارروائی ابھی ہنوز پردہ خفا مین ہے۔ مسلم لیگ غازیپور بھی جو حکام کی آمد کے وقت نمایان ہوتی ہے اوسنے بھی مطلق توجہ نہ کی۔

اخبار مشرق گورکھپور مورخہ ۱۲ اپریل مین اس مضمون کا ایک طولانی مراسلہ جناب شاہ سید محمد مخدوم ہاشمی کا شایع ہوا ہے جس سے اس واقعہ کی پوری حقیقت کھلتی ہے اونکا یہ فقرہ نہایت دلچسپ ہے "واقعہ کانپور کی بہت سی باتین ناقابل فہم ہین ایک جگہ ایک وقت مین غسل خانہ مسجد کی اہمیت اتنی بڑہ جاتی ہے کہ تمام دنیاء اسلام مین اس سرے سے لیکر اس سرے تک لہر دوڑجاتی ہے لیکن ایک امام باڑہ لیڈران غازیپور کی نظرون مین اس سے بھی گرجاتا ہے"۔

اس تحریر سے آپ سمجھ سکتے ہین کہ کس درد دل سے یہ تحریر لکھی گئی ہے اور مدعیان اسلام لیڈرون کا نقشہ کیسا کھینچا گیا ہے۔

دیکھئے مدعیان اسلام کہانتک واسطے حق رسالت مین اس سرد مہری سے کام لیتے ہین حالانکہ انکو بھی خوب معلوم ہے کہ گورنمنٹ بھی اون افراد کی نہایت قدر کرتی ہے جس مین مذہبی احساس ہوتا ہے مگر ہائے تعصب کی وہ بلا محیط ہے کہ اپنا نقصان بھی گوارا ہے۔

مظالم بھوپال کی خبر ہم سب اصلاح مین دیکھچکے ہین افسوس اس جانسوز واقعہ کی بھی کسی اخبار مین منذکرہ نہ کی گئی سنی تو سنی شیعہ اخبارون نے بھی نہ لکھا ان روزانہ اتحاد امروہہ مین اس مضمون کو نقل کیا تھا جو اصلاح مین درج تھا جزاہ اللہ خیرا۔

مگر ہمارے نامہ نگار صاحب نے کوئی اطلاع دی نہ کسی سنی اخبار نے اسکو شایع کیا حالانکہ اگر یہ واقعہ کسی سنی جماعت کو پیش آتا تو نہ معلوم کیا ہو گیا ہوتا۔

بہرحال ایک خط رسنگڑہ سے آیا ہے جسکا مطلب سمجھ مین نہ آیا لہذا جن حضرات کو مفصل حال معلوم ہو وہ مطلع کرین سنا گیا ہے کہ ہر ہائنس بیگم بھوپال اس مقدمہ کو دبانا چاہتی ہین جو انصاف کے بالکل خلاف ہے اونکو معلوم رہنا چاہئے الملک یبقیٰ مع الکفر ولا یبقیٰ مع الظلم۔

تقریظ قمع المغالطہ جناب حاجی مولوی سید حسن صاحب حائری مدرس اول مدرسہ مین التجار مرحوم کے افادات سے ہے یہ رسالہ بجواب رسالہ اثبات